© rasailojaraid.com

تفہیمات

بعض معرکۃ الآرا مسائلِ اسلامی کی تشریح و توضیح

یہ کتاب مؤلف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جن میں اسلام کے ان مہمات مسائل کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے جن کے متعلق آج کل عموماً لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ مثلاً توحید، ہدایت و ضلالت، عبادت، جہاد، آزادی، رواداری، قومیت اسلامی، عقیدۂ توحید کے ساتھ ایمان بالرسالت کا ضروری ہونا، رسول کی صحیح حیثیت، رسالت محمدی کا ثبوت عقلی، شریعت اسلامی میں حدیث کی اہمیت، قرآن اور حدیث کا باہمی تعلق، منکرین حدیث کے شبہات کا ازالہ وغیرہ۔

حصہ دوم زیر طبع ہے اور وہ بھی ایسے ہی اہم مسائل پر مشتمل ہے۔

قیمت بےجلد ۳ روپے علاوہ محصولڈاک

تنقیحات

تنقیحات یہ مولف کے اُن مضامین کا مجموعہ ہے جنمیں اسلام اور مغربی تہذیب کے تصادم اور اس سے پیدا شدہ مسائل پر تنقیدی اور تعمیری دونوں حیثیتوں سے بحث کی گئی ہے۔ مسلمانوں کی زندگی پر جن جن پہلوؤں سے مغربی تہذیب و تمدن اور مغربی تعلیم نے اثر ڈالا ہے۔ قریب قریب ان سب پر ان مضامین میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان اُلجھنوں کو صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو مغرب سے مرعوب اور اسلام سے ناواقف ہونے کی بدولت عموماً مسلمانوں کے ذہن میں پیدا ہو گئی ہیں۔

ضخامت ۳۰۴ صفحات

قیمت غیر مجلد -/-/۲ علاوہ محصولڈاک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فہرست مضامین

بابت ماہ محرم و صفر ۱۳۶۲ھ (فروری ۱۹۴۳ء) جلد ۲۲ - عدد ۱-۲

اشارات	ابوالاعلیٰ مودودی	۲
حساب آمد و خرچ جماعت اسلامی	—	۸
پیام القرآن ۔	ابوالاعلیٰ مودودی	۹

مقالات

اسلام میں مرتد کا حکم ۔	"	۴۲
مسلمانوں کی موجودہ قومی سیرت کے بعض کمزور پہلو ۔	مولانا سید ابوالحسن علی صاحب	۴۹
مطبوعات ۔		۶۰

ضروری اعلان

میں نے ۲۲ نومبر ۴۲ء کو رسالہ ترجمان القرآن کے انتظام سے سید محمد شاہ صاحب کو الگ کر دیا ہے۔ جن اصحاب کے ذمہ دفتر ترجمان القرآن کا کوئی مطالبہ واجب الادا ہے وہ آئندہ کوئی رقم شاہ صاحب کو نہ دیں۔ نیز اس تاریخ کے بعد میری جتنی کتابیں شاہ صاحب کے پاس پائی جائیں وہ مال مسروقہ سمجھی جائیں اور جو صاحب ان سے یہ کتابیں خریدیں، انہیں جان لینا چاہیے کہ وہ دراصل چوری کا مال خرید رہے ہیں۔ میں یہ اعلان دلی تکلیف کے ساتھ کر رہا ہوں۔ اپنے کسی سابق رفیق سے علیحدگی کے بعد اس قسم کا اعلان کوئی خوشگوار چیز نہیں ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ سید محمد شاہ صاحب نے اپنی خیانت اور نہایت بے باکانہ بددیانتی سے مجھ کو اس اعلان پر مجبور کر دیا۔ شاہ صاحب ساڑھے چار سال تک میرے رفیق رہے ہیں۔ اس دوران میں ان کی مسلسل خیانتوں کے باوجود میں صبر و تحمل اور ہمدردی کے ساتھ ان کے اخلاق کی اصلاح کے لیے کوشاں رہا اور ہر ممکن طریقہ سے میں نے کوشش کی کہ جو شخص میرا رفیق کار بن چکا ہے اس کے اخلاق میں اگر کوئی کمزوری ہے تو اسے مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ دور کر دوں۔ لیکن ان پر اس کا الٹا اثر ہوا اور وہ روز بروز خیانت میں بیباک ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ جب میں نے عاجز آکر ان سے دفتر کا چارج لیا تو ان سے ایسی صریح بددیانتیوں کا ظہور ہوا جو میری توقع سے بہت زیادہ تھیں۔ میں شاید اس پر بھی صبر کر لیتا مگر مجھے معلوم ہوا کہ چارج دینے کے بعد دوسرے ہی روز انہوں نے اس دفتر کی چند کتابیں لاہور کے ایک تاجر کتب کے ہاتھ فروخت کیں جس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے کتابوں کا ایک حصہ بہ ذخیرہ خود کر رکھ لیا ہے اور اب وہ اسے فروخت کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب جانتے ہیں کہ میں اپنے مسلک کی بنا پر پولیس اور عدالت تک نہیں جا سکتا۔ اسی لیے انہوں نے اتنی جسارت دکھائی لیکن انہیں یہ خیال نہ رہا کہ دنیا کی پولیس اور عدالت سے اوپر بھی کوئی پولیس اور عدالت موجود ہے جس کی گرفت سے وہ بچ نہیں سکتے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی۔ ایڈیٹر ترجمان القرآن)

© rasailojaraid.com